روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 20 دسمبر 2011ء 24 محرم 1433 ہجری 20 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 285

قراءت قرآن کا درست طریق

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن کریم کو عربوں کے لب ولہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے اور اہل فسق (نافرمانوں) کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے سے پرہیز کرو۔ میرے بعد بے شک ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو راگ، نوحہ اور رہبانیت کے لہجوں میں پڑھے گی۔ ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہیں اُترے گا۔ پڑھنے والوں کے دل، اور ان لوگوں کے دل جن کو ان کے پڑھنے کا طریقہ اچھا لگے گا فتنے میں پڑے ہوں گے۔

(شعب الایمان للبیہقی التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن فصل فی ترک التعمق فی القرآن جزء 8 صفحہ 208)

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و فرضیت اور برکات کا پر معارف بیان

محنت، لگن اور مستقل مزاجی سے باقاعدہ تلاوت کریں اور ترجمہ سیکھیں

تقریب آمین کے ساتھ بچوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت اور تلاوت کا شوق پیدا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 دسمبر 2011ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں قرآن کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت کی برکات کا ذکر فرماتے ہوئے تمام احمدیوں کو اس کی باقاعدہ تلاوت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ عموماً ہمارے بچے چھوٹی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیتے ہیں اور جب میں مختلف ممالک میں دورہ پر جاتا ہوں تو اس وقت والدین اور بچوں کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ میں ان سے قرآن سنوں۔ لیکن جو بات قابل توجہ ہے وہ یہ کہ پہلا دور مکمل کروانے کیلئے جو تر دد اور کوشش کی جاتی ہے اتنی کوشش باقاعدہ، روزانہ اور مستقل مزاجی سے تلاوت کرنے اور ترجمہ جاننے کیلئے نہیں کی جاتی۔ اس لئے والدین بہت زیادہ فکر کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ باقاعدہ تلاوت کی جائے اور صرف آمین کرنے تک توجہ محدود نہ رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے دور میں بیشمار دلچسپیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ یعنی ٹی وی اور انٹرنیٹ کی طرف توجہ بہت زیادہ ہو رہی ہے اس لئے اس دور میں بچوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور انور نے اپنی والدہ ماجدہ صاحبہ کا ایک واقعہ بھی سنایا کہ کسی عورت کے یہ بتانے پر کہ میرے بچے نے قرآن کریم ختم کر لیا ہے انہوں نے پوچھا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ ''کیا تو نے اس کے دل میں قرآن کریم کی محبت پیدا کر دی ہے'' حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کی محبت پیدا کرنی بہت ضروری ہے۔ تا کہ اس کی تلاوت اور ترجمہ کی طرف توجہ رہے۔ (باقی صفحہ 7 پر)

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ 28 دسمبر 2011ء کو اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ اس خطاب کیلئے ایم ٹی اے پر لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2:30 سہ پہر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت MTA پاکستان)

نصف صدی سے زائد عرصہ تک خدمت دین کرنے والے واقف زندگی، ناظر اشاعت اور صدر بورڈ الفضل

مکرم ومحترم سید عبدالحی صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، مربی سلسلہ اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک خدمات سرانجام دینے والے بزرگ، محقق اور ناظر اشاعت محترم سید عبدالحی صاحب مورخہ 18 دسمبر 2011ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ کچھ عرصہ قبل آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ تاہم رو بصحت ہونے کے بعد خدمات دینیہ میں مصروف ہو گئے۔ چند دن پہلے نمونیہ کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہوئے، کمزوری دن بدن بڑھتی گئی اور آخر یہ خادم سلسلہ ایک فعال، نافع الناس اور خدمت دین سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔

آپ مورخہ 12 جنوری 1932ء کو کورل ضلع اننت ناگ مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم سید عبدالمنان صاحب تھا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کا خاندان کشمیر سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ اکیلے ہی کشمیر سے قادیان اور پھر ربوہ ہجرت کر کے آئے اور پھر ہجرت کے 40 سال بعد اپنی والدہ محترمہ سے ملنے کشمیر تشریف لے گئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی، ایم اے عربی اور مولوی فاضل کے امتحان بھی پاس کئے۔ آپ نے خدمت دین کے حوالے سے بہت بھرپور زندگی گزاری۔ خدام الاحمدیہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ آپ ماہنامہ انصار اللہ اور مجلّہ جامعہ کے مدیر رہے۔ پرنٹر خالد وتشحیذ الاذہان دسمبر 1973ء تا مئی 1986ء، پرنٹر ومینیجر ضیاء الاسلام پریس، مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ، صدر بورڈ الفضل، پہلے مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے پاکستان، ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، طاہر فاؤنڈیشن اور ناظر اشاعت اور متعدد کمیٹیوں کے ممبر بھی تھے۔ ان سب کے علاوہ آپ کو قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے فرائض ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔

آپ نے کشمیری زبان میں ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کی توفیق پائی۔ بطور ناظر اشاعت حضرت مسیح موعود کی کتب کا سیٹ روحانی خزائن کی کتابت اور پھر جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی تیاری اور نگرانی فرمائی۔ متعدد کتب کے انڈیکس بنائے اور پیش لفظ وتعارف لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمۃ القرآن کلاس کے حوالے سے بھی بہت

(باقی صفحہ 8 پر)

خطبہ جمعہ

یورپ کے مختلف ممالک کے دورے کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے

افراد جماعت نے نیک کام کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی غیر معمولی وسعت حوصلہ اور توفیق میں وسعت عطا فرما دی

ان ملاقاتوں سے پڑھے لکھے لوگوں کے ذہنوں سے دین حق کے بارے میں شکوک وشبہات دور کرنے کا موقع ملتا ہے

یورپ کے ممالک جرمنی، ناروے، ڈنمارک، بیلجیم، ہالینڈ کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور نصرت و تائید اور قبولیت اور احمدیت کے پیغام کی خواص وعوام میں تشہیر۔ اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور الیکٹرونک میڈیا میں وسیع پیمانے پر اشاعت اور اس کے نیک ثمرات، جماعتی ترقیات اور افراد جماعت کے اخلاص ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب آف کھیوہ باجوہ کی نماز جنازہ غائب اور مرحومہ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/اکتوبر 2011ء بمطابق 21/اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے زائد عرصہ یورپ کے مختلف ممالک کے دورے پر رہا ہوں جس میں جرمنی، ناروے، ہالینڈ، ڈنمارک، بیلجیم وغیرہ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورے کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے۔ ہمیشہ کی طرح جہاں جماعتوں کے اندر بھی ایمان واخلاص اور وفا کے نمونے نظر آئے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں میں بھی جماعت کا اثر اور غیروں کی جماعت کے ساتھ تعلق بڑھانے اور قائم کرنے کی کوشش اور (دین حق) کو سمجھنے کی طرف غیر معمولی توجہ بھی پہلے سے زیادہ نظر آئی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کا ہر قدم جو ترقی کی طرف اٹھتا ہے، ہماری کوشش سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کا جو تعارف اور آپ کے حوالے سے (دین) کا جو حقیقی پیغام دنیا کو پہنچ رہا ہے، اُس کے مثبت نتائج نکل رہے ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک احمدی کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ اگر صرف انسانی کوششوں کا سوال ہو تو ہماری دنیاوی لحاظ سے بالکل چھوٹی سی جماعت کی طرف کبھی کسی کی نظر نہ ہو۔ پس یہ توجہ اور ترقیات کے خدائی وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں اور ہمیں نظر آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیاوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 333 مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ جو لوگ ہمارے مخالف ہیں، سمجھتے ہیں کہ اپنے خیال سے اور دنیا داری کی طرز پر یہ بھی کوئی فرقہ بن گیا ہے جیسا کہ آج کل بھی (-) کی اکثریت جماعت کے متعلق یہ خیال کرتی ہے یا اکثریت کو اُن کے علماء نے اس طرف ڈال دیا ہے کہ شاید یہ بھی کوئی دنیاوی تنظیم ہے اور طرح طرح سے حضرت مسیح موعود کو بدنام کیا جاتا ہے، آپ کو طرح طرح کے نام دیئے جاتے ہیں اور ہمارے دلوں پر نیش زنیاں کی جاتی ہیں۔ بہرحال جو بھی یہ لوگ سمجھیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں جانتا ہوں کہ خدا نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے اور اُسی کے فضل سے اس کا نشو ونما ہو رہا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اُس کا نشو ونما ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے چاہتا ہے تو وہ قوم بیج کی طرح ہوتی ہے۔ جیسے قبل از وقت بیج کے نشو ونما اور اُس کے آثار کو کوئی نہیں سمجھ سکتا اس قوم کی ترقیوں کو بھی محال اور ناممکن سمجھتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 333 حاشیہ، مطبوعہ ربوہ)

پس یہ خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ ہر آن اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیں جماعت کے ساتھ نظر آتی ہے۔

جماعتی ترقی دیکھ کر دنیادار اور مخالفینِ احمدیت اور زیادہ بوکھلا گئے ہیں اس لئے جماعت کی دشمنی بھی آجکل زوروں پر ہے۔ میں گزشتہ خطبوں میں اس کی طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ جماعت ترقی کرے اور (دین حق) کا غلبہ مسیح موعود کی جماعت کے ذریعے سے ہو اور یہ ہوگا (-)۔ ان مخالفین کی تمام کوششیں اور دشمنیاں رائیگاں جائیں گی اور ہر سعید فطرت اس جماعت کی آغوش میں آئے گا۔ (-)۔

بہرحال جیسا کہ مَیں ہر سفر کے بعد عموماً سفر کے حالات مختصراً بیان کرتا ہوں آج بھی آپ کے سامنے کچھ بیان کروں گا۔ تفصیلات تو جو رپورٹس الفضل میں شائع ہو رہی ہیں، اُن میں کچھ حد تک آ جائیں گی۔ بعض باتیں مَیں بیان کر دیتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگ میں جو فضل ہو رہے ہیں اُن پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اپنوں کو، احمدیوں کو تو دوروں کے دوران ملنے سے فائدہ ہوتا ہی ہے۔ غیروں کو، دنیا داروں کو جن کی (دین حق) کی طرف توجہ ہو رہی ہے اُن کو بھی فائدہ ہو رہا ہوتا ہے۔ (دین حق) کی اصل تصویر پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بعض پڑھے لکھے اور سیاستدان یا حکومت کے سرکردہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید دنیاوی فائدے کی خاطر یا ماحول کو بہتر کرنے کی خاطر اپنے اپنے ماحول میں احمدی اپنے ملنے جلنے والوں کو امن اور محبت کا پیغام دیتے ہیں اور (دین حق) کی ایک خوبصورت تصویر دکھاتے ہیں۔ اکثر جگہ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لوگ میرے سے براہِ راست سننا چاہتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے؟ بیشک اُن کو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پہلے احمدیوں نے بتایا بھی ہو۔ لیکن اپنی تسلی کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ خود میرے سے سنیں۔ پس ان ملاقاتوں سے جو غیروں کے ساتھ ہوتی ہیں، علاوہ دوسری باتوں اور تعلقات کی وسعت کے، (دین حق) کے بارے میں خاص طور پر پڑھے لکھے لوگوں کے ذہنوں سے، شکوک وشبہات دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اور بعض موقعوں پر اس کا ذکر بھی کر چکا ہوں کہ جرمنی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے (دعوت الی اللہ) اور تعلقات کی وسعت میں ایک خاص کوشش کر رہی ہے۔ اب ان کی کوششیں جو ہیں وہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہیں اور اس کی وجہ سے (دین حق) کا پیغام اور جماعت کا تعارف بہت بڑھ کر جرمن قوم میں پہنچ رہا ہے۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے ان تعلقات رکھنے والے بعض پڑھے لکھے لوگوں کو مجھ سے ملوانے کا انتظام کیا ہوا تھا، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُن کو ہمارے نوجوانوں نے ملوانے کا انتظام کیا تھا۔ چنانچہ فرینکفرٹ میں تو یونیورسٹی کے دو پروفیسر ملنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں جرمنی میں نوجوانوں میں کچھ عرصے سے کافی بیداری دیکھ رہا ہوں۔ ان کے تعلقات بھی وسیع ہو رہے ہیں اور (دعوت الی اللہ) کی طرف بھی رجحان ہے۔ بہرحال چند ملاقاتوں کا یہاں ذکر کروں گا اور ساتھ ہی جہاں جہاں دوسرے جماعتی پروگرام ہوئے، ان کا بھی ذکر آتا رہے گا۔

جرمنی میں ماربرگ (Marburg) یونیورسٹی ہے، اُس کے دو پروفیسر ملنے آئے تھے۔ دونوں پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ پیری ہیکر (Pierre Hecker) اور البیشٹ فوش (Albpecht Fuess) اور یہ دونوں یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر ہیں۔ عربی بھی ان کو آتی ہے، اسلام کا علم بھی کافی ہے۔ اور اُن میں سے ایک جو تھے انہوں نے ترکی زبان میں سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے۔ ان کے مضامین اسلامی تاریخ کے تھے۔ پھر ان سے اسلامی تاریخ کے بارے میں بھی باتیں ہوئیں۔ ان کو میں نے یہی کہا کہ جو آپ کے مؤرخین ہیں، یا ایسے مؤرخین جو مغربی مؤرخین سے متاثر ہوئے ہوئے ہیں، صرف اُن کی کتابیں نہ پڑھیں بلکہ عربی جانتے ہیں تو بعض دوسرے مؤرخین جن کے اصل مآخذ عربی ہیں یا دوسرے ماخذ ہیں، پھر احادیث ہیں اُن کو بھی آپ کو دیکھنا چاہئے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی جو سیرۃ النبیؐ کی کتاب ہے اُس کا ایک حصہ ترجمہ ہو چکا ہے، اُن کو میں نے کہا ہے کہ وہ مہیا کی جائے وہ بھی پڑھیں۔ اُس سے آپ کو پتہ لگے گا کہ کس طرح ایک تو سیرت بیان کی گئی ہے۔ دوسرے کچھ اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ اللہ کرے کہ باقی حصہ بھی اُس کا ترجمہ ہو جائے۔ بہرحال یہ بڑی اچھی کتاب ہے ایسے لوگوں کے لئے جن کو سیرت کے ساتھ ساتھ (دین حق) پر کئے گئے اعتراضات کے بھی کچھ نہ کچھ جواب مل جاتے ہیں۔ ان کی یونیورسٹی کی لائبریریوں میں Five Volume Commentary بھی اور سیرت کی یہ کتاب جو انگلش میں ترجمہ ہو چکی ہے رکھوانے کا بھی کہا ہے، انشاء اللہ پہنچ جائے گی۔ اُن کو مَیں نے ایم۔ٹی۔اے کا بھی کہا کہ دیکھیں۔ اس کو دیکھنے سے بہت سارے سعید فطرت جو ہیں اُن کو (دین حق) کی حقیقت کے بارے میں پتہ لگ رہا ہے، صحیح تعلیم پتہ لگ رہی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ مصر کی الازہر یونیورسٹی میں آپ کے بارہ میں کیا سوچ ہے۔ وہاں کوئی بات ہوئی؟ تو اُن کو میں نے کہا کہ اُن کے پروفیسروں سے بھی چند سال پہلے بات چیت چلتی رہی اور اس پر پھر ہمارے عربی ڈیسک والوں نے اور شریف عودہ صاحب وغیرہ نے اُن کو بھجوانے کے لئے ایک کتاب تیار کی تھی جو اُن کو بھیجی گئی تھی لیکن ان لوگوں کے دل سخت ہیں، وہ مانتے نہیں لیکن جو سعید فطرت ہیں وہ اگر پڑھیں تو اُن کے دل بہرحال کھلتے ہیں۔ تو یہ لمبی گفتگو تھی جو ایسے لوگوں سے ہوئی اور وہ بعد میں کافی اثر لے کر گئے۔

فرینکفرٹ میں اردگرد کے ماحول میں کچھ فاصلے پر (کچھ فاصلے سے مراد ہے) ایک ڈیڑھ سو کلو میٹر سے زیادہ اور ایک تقریباً ستّر اسّی کلومیٹر کے اندر دو (بیوت) کے سنگِ بنیاد رکھنے کا بھی موقع ملا۔ وہاں ایک (بیت) کی تقریب سنگِ بنیاد میں میئر کے نمائندے کے طور پر اُن کے ڈپٹی میئر جو تھے وہ آئے ہوئے تھے۔ اس تقریب میں جو انہوں نے بھی کچھ الفاظ کہے، اور میں نے بھی (بیت) کے حوالے سے کچھ باتیں کیں لیکن بعد میں باتیں کرتے ہوئے وہ کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے (یہ دیکھیں جہالت کا جو تصور ہے یہ صرف پرانا نہیں ہے بلکہ آج اس پڑھے لکھے زمانے میں اور یورپ میں بھی یہ تصور قائم ہے) کہ غیر (-) کو قرآنِ کریم کا پڑھنا یا دیکھنا (دین حق) میں جرم ہے۔ میں نے کہا آپ کو یہ کس نے بتایا؟ ابھی آپ نے تلاوت سنی، اس کا ترجمہ سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام دنیا کے لئے آئے تھے، تمام انسانوں کے لئے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروایا اور قرآنِ کریم تو ہر سعید فطرت کے لئے رحمت اور علاج ہے۔ اس لئے بالکل غلط آپ نے سنا ہے۔ بلکہ ہمارے ترجمے چھپے ہوئے ہیں۔ آپ کو دیئے جائیں گے آپ پڑھیں۔ یہ ہے تصور قرآنِ کریم کی تعلیم کا جو بعض (-) حلقوں کی طرف سے آج بھی بعض جگہوں پر پیش کیا جاتا ہے اور احمدی جو قرآنِ کریم کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس میں روکیں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ضمناً میں ذکر کر دوں کہ گزشتہ دنوں انڈیا میں، دہلی میں بڑے اچھے علاقے میں قرآنِ کریم کی ایک نمائش ہوئی۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے بارہ میں یہ بڑی وسیع نمائش تھی اور بڑے خوبصورت طریقے سے سجائی گئی تھی۔ ہندو، سکھ، عیسائی اور اچھے پڑھے لکھے (-) بھی اُس میں آئے، دیکھتے رہے۔ تین دن کی نمائش تھی۔ پہلے دو دن تو (-) انہوں نے اتنا شور مچایا اور پریشر ڈالا کہ وہاں حکومت کو خیال پیدا ہوا کہ کہیں فساد نہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے تیسرے دن حکومت نے جماعت کو درخواست کی کہ یہ نمائش بند کر دی جائے۔ وہاں کے بڑے بڑے اخباروں نے اس کی بڑی تعریف کی کہ بڑی اعلیٰ نمائش تھی اور قرآنِ کریم کی تعلیم اور قرآنِ کریم کی حکمت کے بارے میں ہمیں اب پتہ لگا ہے۔ بعض (-) نے یہ تبصرے کئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کا ایسا خوبصورت علم تو ہمیں پہلے تھا ہی نہیں لیکن یہ (-) ہمیشہ روڑے اٹکاتے رہتے ہیں، ایسے ایسے غلط تصور ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

پھر مجھے ایک اور بات یاد آ گئی۔ مَیں کل پرسوں کی ڈاک میں دیکھ رہا تھا۔ ایک شخص نے پاکستان سے لکھا کہ کہیں مَیں اپنے کسی غیر احمدی دوست کے ہاں افسوس کرنے گیا تو وہاں باتیں ہوتی رہیں۔ ایک صاحب وہاں کہنے لگے کہ مَیں نے سنا ہے کہ احمدی ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ احمدی کرنے سے پہلے تمہیں ایک کمرے میں بند کر دیتے ہیں، وہاں الماری پر قرآنِ کریم رکھ دیتے ہیں، پھر اُس کو کہتے ہیں الماری کو ہلاؤ اور دھکے دو، اگر قرآنِ کریم گر جائے تو سمجھو کہ تم پکّے احمدی ہو گئے۔ یہ تصورات ہیں، اس قسم کی جھوٹی باتیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ ان لوگوں پر لعنت بھیجی جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے اس طرح قوم کو بیوقوف بنا دیا ہے کہ کوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی۔

بہرحال جرمنی کے حوالے سے باتیں ہو رہی ہیں تو جرمنی میں فرینکفرٹ کے قیام کے دوران (جیسا کہ آپ نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے بھی دیکھ لیا کہ) خدام اور اطفال اور لجنہ کے اجتماعات بھی ہوئے، اُن میں شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے وہاں جانے اور اجتماع میں شامل ہونے کے فیصلے میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی۔ پہلی مرتبہ مَیں نے اجتماع میں اطفال کو اُن کے مطابق کچھ باتیں کہیں اور وہیں مجھے خط آنے لگ گئے کہ ہم اب ان نصائح پر عمل کریں گے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ موبائل فون رکھنے کی اور اس قسم کی باتیں جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہیں ان کی میں نے بعض مثالیں بھی پیش کی تھیں۔ ٹی وی یا انٹرنیٹ پر مستقل جو بیٹھے رہتے تھے بلکہ مستقل چمٹے رہتے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اصل چیز اعتدال ہے۔ ہمارے بچوں اور بڑوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہر جائز کام بھی اعتدال کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہے۔ اور غلط اور ناجائز کے تو قریب بھی نہیں جانا۔ پس یہ روح اگر ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو ان بچوں اور نوجوانوں کا مستقبل بھی محفوظ ہو جائے گا اور جماعت کی مجموعی تربیت میں بھی اس سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ نے بھی میری باتیں سُن کر جس طرح مثبت ردّعمل دکھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس پر مستقلاً عمل کرنے کی بھی توفیق دے اور ان کو جزا دے کہ فوری طور پر بات سن کر پھر لبیک بھی کہتے ہیں۔

لجنہ میں بھی بڑا اچھا پروگرام ہوا۔ اس کا ذکر بھی پہلے مَیں کر چکا ہوں۔ لیکن ایک بات کی طرف لجنہ کو بلکہ ساری دنیا کی لجنہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے اس خطبے کے حوالے سے ایک خاتون نے لکھا کہ مین ہال میں تو بڑا اچھا ماحول تھا۔ خاموشی سے آپ کا خطاب سنا گیا لیکن جو بچوں کا ہال تھا اُس میں بچوں کا شور تو جو ہوتا ہے وہ تھوڑا بہت ہوتا ہی ہے۔ مائیں خود اس حوالے سے کہ دُور بیٹھی ہیں بے تحاشہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ تو لجنہ میں جو علیحدہ مارکی یا علیحدہ ہال ایسی عورتوں کو دیا جاتا ہے جن کے بچے ہیں اُن کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بچوں کو حتی الوسع اشارے سے خاموش کرانے کی کوشش کریں اور خود تقریر کی طرف توجہ دیا کریں۔ جو پروگرام ہو رہا ہے اُس کی طرف توجہ دیا کریں اور سنا کریں۔ یہ ہال اُن کو اس لئے نہیں دیا جاتا ہے کہ خود بیٹھ کے اپنی گپیں اور اپنی کہانیاں شروع کر دیں۔ آئندہ سے اس بارے میں بھی احتیاط ہونی چاہئے اور انتظامیہ کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

فرینکفرٹ میں دوسرے جماعتی پروگرام بھی ہوتے رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا رپورٹ میں ان کا ذکر آ جائے گا۔ بہرحال یہ قیام وہاں قریباً دو ہفتے کا تھا۔

اُس کے بعد وہاں سے ناروے روانگی ہوئی۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے خطبے میں سن لیا ہے کہ ناروے میں (بیت) نصر کا افتتاح ہوا۔ ماشاء اللہ بہت خوبصورت (بیت) ہے۔ یہاں سے بھی بعض لوگ گئے ہوئے تھے انہوں نے دیکھی ہے۔ بہت بڑی ہے اور صرف شمالی یورپ کی بہت بڑی (بیت) نہیں ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ (-) بیت الفتوح کے بعد (خیال نہیں بلکہ یقین ہے) یقیناً یہ (بیت) یورپ کی سب سے بڑی (بیت) ہے۔ وہاں کی جماعت تو بہت چھوٹی ہے لیکن اس (بیت) کو دیکھ کر لگتا ہے کہ بہت بڑی جماعت ہے یا یہ بہت امراء کی جماعت ہے لیکن دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ یہ بڑی جماعت ہے نہ وہاں امیر لوگ زیادہ ہیں۔ صرف خیال آنے اور احساس پیدا ہونے کی ضرورت تھی۔ وہ جب آیا تو توجہ پیدا ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں اس (بیت) کی یہ زمین خریدی گئی تھی اور اُس پر ایک ہال تقریباً بیسمنٹ کی طرز پر بنایا گیا تھا۔ شاید اُس وقت (بیت) کی بیسمنٹ (Basement) بنوانا چاہتے تھے۔ بہرحال بعد میں کچھ نقشہ بھی تبدیل ہوا۔ مرکز نے اُس وقت تین چار ملین کرونر یا تقریباً چار پانچ لاکھ پاؤنڈ اُن کی مدد کی تھی۔ پھر اُن کو کہا گیا کہ اپنے وسائل سے یہ (بیت) بنائیں۔ 2003ء میں مَیں نے بھی اِن کو توجہ دلائی۔ اُس وقت سے توجہ دلانی شروع کی لیکن ناروے کی جماعت اپنی جگہ سے ہلتی نہیں تھی۔ کبھی یہ مسئلہ آجاتا تھا، کبھی دوسرا مسئلہ آجاتا تھا۔ مجھے بھی انہوں نے اتنا تنگ کیا کہ مَیں نے ان کو کہہ دیا کہ آپ جو کرنا چاہتے ہیں اس سے کریں۔ اگر بڑی (بیت) نہیں بن سکتی تو ایک چھوٹی سی (بیت) کہیں اور جاکے، چھوٹی جگہ لے کے، بنالیں۔ پھر جماعت خود بھی ایک وقت میں سوچنے لگ گئی کہ اس پلاٹ کو بیچ دیا جائے۔ کچھ نے رائے دی کہ نہیں بیچنا چاہئے۔ بہرحال پھر آخر فیصلہ ہوا کہ بڑا باموقع پلاٹ ہے، شہر سے جو سڑک ایئرپورٹ کو جاتی ہے اُس پر واقعہ ہے، اونچی جگہ ہے، اس لئے اس کو بیچنا نہیں چاہئے۔

2005ء میں جب مَیں گیا تو اتفاق سے وہاں جو جمعہ پڑھا گیا، اس کے لئے جو ہال وہاں لیا گیا وہ بھی اس پلاٹ کے بالکل ساتھ تھا۔ تو مَیں نے انہیں اُس خطبہ میں وہاں توجہ دلائی تھی کہ انشاء اللہ ناروے میں (بیوت) تو بنیں گی، ایک دو نہیں بلکہ اس ملک میں ہر جگہ (بیوت) بنیں گی، یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اُس نے جماعت کو پھیلانا ہے لیکن آپ کی آئندہ نسلیں جب یہاں سے گزرا کریں گی تو یہ کہا کریں گی کہ یہ جگہ، ایک باموقع پلاٹ، ایک خوبصورت جگہ ایک زمانے میں ہمارے باپ دادا کو ملی تھی جس کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے گنوادیا۔ کچھ خوفِ خدا کریں۔ جو عزم کیا ہے، جو ارادہ کیا ہے، اس کو ایک دفعہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال کم وبیش انہی الفاظ میں توجہ دلائی تھی کہ اپنی نسلوں کے سامنے نیک نمونے قائم کریں، اور اُن کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔ بہرحال یہ بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی طرف سے کہی گئی باتوں کو سنتے ہیں اور پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک جوش اور ولولہ اُن میں پیدا ہوجاتا ہے تبھی تو حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں بھی بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605 مطبوعہ ربوہ)

بہرحال جب ناروے جماعت نے ارادہ کیا اور اس توجہ دلانے پر اُن کی آنکھیں کھلیں تو اُنہوں نے قربانیوں کی مثالیں بھی قائم کیں جن کا اپنا ایک لمبا ذکر ہے۔ پچھلے ناروے کے خطبے میں کچھ مَیں نے بیان بھی کیا تھا اور تقریباً سولہ ملین کرونر سے زیادہ کی قربانی دے کر اس (بیت) کی تکمیل ہوئی ہے۔ کرونر میں بعض دفعہ بعضوں کے علم میں حوالے یا ریفرنس نہیں ہوتے تو یہ تقریباً بارہ ملین پاؤنڈ بنتا ہے۔ بارہ لاکھ نہیں، بارہ ملین پاؤنڈ بلکہ اس سے اوپر رقم بنتی ہے۔ اور یہ لوگ جیسا کہ مَیں نے کہا کوئی غیر معمولی امیر لوگ نہیں ہیں لیکن جب ان کو توجہ دلائی گئی اور ان کو یہ باور کروایا گیا کہ آئندہ نسلوں کے لئے کیا نمونہ چھوڑ کر جانے لگے ہو تو صرف وقتی جذبہ نہیں، انہیں وقتی غیرت نہیں آئی بلکہ وہ نیکی کی رَگ اُبھری جو ایک احمدی میں ہروقت موجود رہتی ہے۔ اگر وقتی جوش ہوتا تو ایک سال کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے۔ گوایسے موقعے آئے کہ انتظامیہ نے پریشان ہوکر پھر مجھے لکھنا شروع کردیا لیکن توجہ دلانے پر پھر جُت جاتے تھے۔ آخر پانچ سال یا چھ سال کی قربانی کے بعد وہاں صرف آٹھ نو سو افراد کی جو جماعت ہے، انہوں نے یہ سب سے بڑی (بیت) بنالی۔ ایئرپورٹ سے شہر کو جاتے ہوئے جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔ وہاں کے وزیراعظم نے بھی یہ اعتراف کیا کہ یہ ایک خوبصورت اضافہ ہے جو اس سڑک پر ہوا ہے۔ روزانہ تقریباً اسّی نوے ہزار گاڑیاں، کاریں وغیرہ وہاں سے گزرتی ہیں جو اس (بیت) کو دیکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی چیز کی چاٹ لگ جائے تو پھر اس کے حصول کے لئے ہر کوشش ہوتی ہے۔ ہماری ناروے کی جماعت میں بھی لگتا ہے کہ اکثر لوگوں میں یہ صورت پیدا ہو رہی ہے۔ یا تو یہ حال تھا کہ دس سال تک (بیت) بنانے کے بہانے تلاش کرتے رہے کہ بن سکتی ہے کہ نہیں بن سکتی؟ مشکلات کی ایک فہرست پیش کرتے رہے یا اب کہتے ہیں کہ وہاں ایک اور شہر ہے جس کا نام کرسچن سانڈ ہے، وہاں چھوٹی سی جماعت ہے، کہ ہم نے وہاں بھی (بیت) بنانی ہے اور اُس کے بھی جو اخراجات جو ہیں وہ کافی آرہے ہیں کیونکہ ناروے میں مہنگائی بھی کافی ہے۔ مَیں نے اُنہیں کہا ہے کہ یہ (بیت) تو ابھی آپ نے مکمل کی ہے، فوری طور پر نئی (بیت) کس طرح شروع کردیں گے؟ تو اب ماشاء اللہ اُن کی جرأت اتنی بڑھ گئی ہے کہ عاملہ نے بھی اور بعض لوگوں نے بھی مجھے ذاتی طور پر کہا کہ ہم بنالیں گے، اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ پس یہ جوش و جذبہ ہے جو ایک احمدی میں ہے۔ ایک مرتبہ ارادہ کرلیا تو پھر کوئی بند نہیں ہے۔ اگر نیت نیک ہے تو سب بند ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہر روک جو ہے وہ ختم ہوجاتی ہے۔ اور یہ سب چیز جو ہے یہ کسی فرد کا یا اُن چند افراد کا کمال نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ برکت ڈالتا ہے اور دلوں کو بدلتا ہے اور حضرت مسیح موعود سے وعدوں کے پورا ہونے کی یہ دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ (-) کہ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ پس جب ارادے نیک ہوئے، نیتیں نیک ہوئیں، دعا کی طرف بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے دلوں کو ایسا کھولا کہ ہر وقت مدد کے لئے تیار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے کا کام، آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کا کام کہ (دین حق) کو متعارف کرانے کے لئے ...... بنادو۔ یعنی وہ (بیوت) جن کے بنانے والے اور عبادت کرنے والے خدا اور رسول کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر (دین حق) اس طرح خوبصورت رنگ میں متعارف ہوتا ہے کہ دنیا اس کی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔

پس افرادِ جماعت نے نیک کام کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی غیر معمولی وسعتِ حوصلہ اور توفیق میں وسعت عطا فرمادی اور دنیا میں اور جگہوں پر بھی فرما رہا ہے۔ اس مرتبہ تو دورے کے دوران یہ لوگ مجھے پہلے سے بہت بڑھ کر ایمان و اخلاص میں بڑھتے ہوئے نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ہر احمدی کے ایمان و اخلاص کو بڑھاتا رہے۔

ناروے بھی یورپ کے اُن ممالک میں سے ہے جہاں عموماً تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ دنیا داری کی طرف رجحان بھی ہے لیکن اس مرتبہ مجھے وہاں مردوں اور عورتوں کو، بچوں کو، بچیوں کو سمجھانے پر اُن کی نظروں میں شرم و حیا اور افسوس بھی نظر آیا۔ یہ عزم اور ارادہ نظر آیا کہ ہم اپنی کمزوریاں بھی دور کریں گے۔ خاص طور پر واقفینِ نو اور واقفاتِ نو نے اس بات کا اظہار کیا۔ جب مَیں نے انہیں اُن کی کلاس کے دوران سمجھایا کہ اُن کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ واقفاتِ نو نے تو بہت زیادہ عزم کا اظہار کیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اپنی حالتوں کو بدلیں گی بلکہ اپنے ماحول کی حالتوں کو بدلیں گی اور اس بات پر شرمندگی کا اظہار کیا کہ اُن سے پردے اور لباس اور احمدی لڑکی کے وقار کے اظہار میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں وہ نہ صرف اُن کو دور کریں گی بلکہ اپنے ماحول میں، جماعتی ماحول میں بھی اور باہر کے ماحول میں بھی ایک نمونہ بن کے دکھائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کے ہر احمدی بچے کو اور بچی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ احمدیت کا صحیح نمونہ ہو۔ کیونکہ اگر ہماری لڑکیوں اور عورتوں کی اصلاح ہوجائے تو آئندہ نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈالتا ہے۔ بہرحال ناروے کی جماعت میں مجھے پانچ سال میں بعض لحاظ سے بہت زیادہ بہتری نظر آئی ہے۔

ناروے میں غیروں کے ساتھ جو پروگرام ہوتے رہے اُن کا بھی کچھ ذکر کردیتا ہوں اور اس سے پہلے ناروے کی حکومت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وہاں اپنے حالات کی وجہ سے سیکیورٹی کا بڑا انتظام رکھا، کیونکہ جولائی میں وہاں ایک واقعہ ہوگیا تھا اور کچھ ویسے بھی اُن کو شاید کوئی اطلاعیں تھیں، تو انہوں نے (بیت) میں مستقل سیکیورٹی رکھی۔ میرے قیام کے دوران میرے ساتھ بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی جزا دے۔

وہاں ایک ممبر پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس میں وزٹ کا ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جس میں چار پانچ پارلیمنٹ کے ممبر بھی موجود تھے۔ یہاں چھوٹی سی ریسپشن بھی تھی۔ وہاں بھی اچھا پروگرام رہا۔ وہاں کے پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ اینڈرسن (Anderson) جو ہمارے ہاں سپیکر کہلاتے ہیں، اُن سے بھی

ملاقات ہوئی۔اُن کو بھی جماعت کے تعارف کا تفصیل سے موقع ملا۔حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد، آپ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی،اس طرح تفصیل سے ساری باتیں ہوئیں۔ خود ہی مجھے پوچھنے لگے کہ شیعہ سنی اور تم لوگوں میں کیا فرق ہے؟اس سے پھر آئندہ آگے مزید باتیں کھلتی ہیں تو بہرحال باتیں چلتی رہیں۔اسی طرح مختلف اخبارات اور ریڈیو اور ٹی وی چینل کے نمائندوں نے بھی انٹرویو لئے۔ناروے ایک چھوٹا سا ملک ہے۔کُل آبادی تو پانچ ملین ہے۔جس اخبار نے انٹرویو لیا اُس کی سرکولیشن تین لاکھ پچاس ہزار ہے اور اچھے ماحول میں اُس نے انٹرویو لیا۔(بیت) کا مقصد، (دین حق) کی تعلیم، جماعت احمدیہ کا کیا مقصد ہے، یہ ساری باتیں ان لوگوں نے اپنے انٹرویو میں یا اخباروں میں شائع کیں، یا ریڈیو میں بیان کیں یا ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں بیان کیں اور اچھے وقت لئے بیان کرتے رہے۔پھر جماعت کا اور خلیفۂ وقت کا کیا تعلق ہے؟ کیا کرنے آئے ہیں؟اس قسم کے سوالات تھے۔ان کے بڑے تفصیلی جواب اُنہیں دیئے اور اس کا پھر خود بھی انہوں نے مشاہدہ کیا۔جب وہ باہر نکلتے تھے تو جماعت کے افراد سے بھی پوچھ لیتے تھے اور پھر افرادِ جماعت کا جو اپنا ایک جذباتی تعلق ہوتا ہے جب وہ بیان کرتے تھے تو اُس سے وہ اور متاثر ہوتے تھے کہ کس طرح ایک جماعت ہے جس میں خلافت اور جماعت کا وجود ایک بنے ہوئے ہیں۔بہرحال باقی تو (-) کے حوالے سے باتیں ہوتی رہیں کہ (-) کیا کہتے ہیں اور آپ کیا کہتے ہیں اور آپ کو (بیت) کیوں نہیں کہتے دیتے اور آپ کو (-) کیوں نہیں سمجھتے؟ یہ تو تفصیلی باتیں ہیں جو رپورٹس میں آجائیں گی۔

ناروے میں جب ہماری (بیت) کی reception ہوئی ہے تو اُس میں 120 کے قریب لوکل نارویجین افراد تھے جن میں سے گیارہ پارلیمنٹیرین تھے۔وہاں کی وزیرِ دفاع خاتون ہیں جو وزیرِاعظم کی نمائندگی میں وہاں آئی تھیں۔وزیرِاعظم کا پیغام بھی انہوں نے پڑھا اور اس سے پہلے اُن سے بھی کچھ تفصیلی باتیں ہوتی رہیں۔مَیں نے کہا کہ مَیں نے آپ کو پیغام بھی بھیجا تھا اور آپ کے درد کو ہم محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہمارے احمدی بھی اسی طرح شہید کئے جاتے ہیں۔پھر اسی طرح اُن کو جو جماعتی خدمات ہیں، انسانی ہمدردی کی خدمات، تعلیمی خدمات، طبی خدمات اُن کے بارے میں تفصیل سے تعارف کروایا تو بڑی حیران تھیں کہ کوئی (-) تنظیم ایسی بھی ہے جو اس طرح کام کر سکتی ہے۔انہوں نے کہا تھا کہ مَیں تھوڑے وقت کے لئے آئی ہوں۔تقریباً رات پونے آٹھ بجے انہوں نے واپس جانا تھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ جو میرے سے پہلے بولنے والے مقررین تھے اُن کی باتیں کچھ لمبی ہو گئیں تو پونے آٹھ بجے میری تقریر شروع ہوئی اور تقریر بھی کافی لمبی تھی تو وہ آرام سے بیٹھی رہیں۔عموماً سکینڈے نیوین ملکوں میں مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ تیس پینتیس منٹس (Minutes) سے زیادہ سننے کے عادی نہیں۔لیکن میری باتیں تقریباً وہ پچاس منٹ تک خاموشی سے سنتی رہیں۔مَیں نے بعد میں معذرت کی۔کہنے لگیں کہ نہیں مجھے لگا کہ آج مَیں نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا ہے اور پھر اُس کے بعد بھی وہ بیٹھیں، کھانا کھایا اور جہاں پونے آٹھ بجے جانا تھا وہاں ساڑھے نو تک بھی اُن کا اُٹھنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔بہرحال وہاں کافی باتیں ہوتی رہیں۔کیونکہ reception میں (بیت) کے حوالے سے مَیں نے بتایا کہ ہماری (بیت) تو اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، ایک خدا کی عبادت کی جائے۔اور یہاں جب ایک خدا کی عبادت کے لئے انسان آتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی دہشت گردی، کسی قسم کی بدامنی کا خیال بھی پیدا ہو۔سکینڈے نیوین ممالک میں بھی بعض ایسے طبقے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم پر بہت زیادہ اعتراضات کرتے ہیں اس لئے اُن کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کافی وضاحت سے مَیں بتانا چاہتا تھا جو مَیں نے بتایا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا کہ آپ کی تڑپ تو یہ تھی اور آپؐ کی حالت یہ تھی کہ آپ کی راتیں بے چین ہوتی تھیں اور تڑپ کے دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سیدھے راستے پر چلائے اور یہ خدا کو پہچان لیں۔مَیں نے ان کو بتایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کسی بھی قسم کا ایسا خیال ہوتا کہ دنیا پر قبضہ کرنا ہے تو یہ راتوں کی تڑپ نہ ہوتی۔راتوں کی یہ تڑپ صرف اس دنیا کے امن کے لئے نہیں تھی بلکہ لوگوں کو آئندہ زندگی میں بھی، جو مرنے کے بعد کی زندگی ہے، اُس کے امن کی ضمانت کے لئے بھی یہ تڑپ اور دعائیں تھیں۔تو بہرحال قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے ایک بڑا اچھا پروگرام رہا۔اُن سے کافی تفصیلی باتیں ہوئیں۔باتیں کیا ہوئیں اُس تقریر میں، اُس Reception میں یہ سب کچھ مَیں نے بیان کیا۔

اسی طرح وہاں کالمار کی کاؤنٹی کے پریذیڈنٹ بھی آئے ہوئے تھے۔سکینڈے نیوین ملکوں میں جو پارٹیاں ہیں وہ آپس میں سسٹر پارٹیاں کہلاتی ہیں یا مختلف ملکوں میں بس ایک ہی نام سے چل رہی ہیں اور وہ لوگ ایک دوسرے کو سپورٹ بھی کرتے ہیں۔تو یہ جو پریذیڈنٹ صاحب تھے یہ بھی موجودہ حکومتی پارٹی کے ممبر ہیں جو اس کے مقابل پر سویڈن میں حکومتی پارٹی ہے۔بہرحال انہوں نے اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔یہ یہاں جلسے پر بھی پہلے آچکے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ میں جلسے پر جا چکا ہوں اور جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو (دین حق) کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔یہ حقیقی امن کی علم بردار ہے۔

پھر اسی طرح ایک دن پیغام ملا کہ وہاں کے سابق پرائم منسٹر جو ہیں وہ بھی (بیت) دیکھنے آرہے ہیں اور ملنا بھی چاہتے ہیں۔آج کل ناروے کی ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے صدر ہیں۔اُن سے بھی اچھی تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔جماعت کی خدمات اور جماعت کے ساتھ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے، ان سے یہ ساری باتیں ہوئیں۔

یہ جو (بیت) ہے اس کی وجہ سے جو تعارف ہوا اُس کا بھی ذکر کر دوں۔عالمی دنیا میں ہونے والی تعمیرات سے متعلق جو خبریں شائع ہوتی ہیں، اس کے لئے ایک آن لائن ورلڈ آرکیٹکچر نیوز اخبار ہے۔ اس کو ماہانہ دس یا گیارہ ملین لوگ visit کرتے ہیں۔اور ان کا ایک ہفت روزہ e.news letter بھی ہے جو 147 ہزار افراد کو ای میل کیا جاتا ہے اور تعمیرات کے حوالے سے دنیا بھر کے جو تعمیر کرنے والے ہیں، سٹوڈنٹ ہیں یا تعمیراتی ادارے ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔تو اس اخبار نے بھی اور اس ویب سائٹ نے بھی (بیت) کی تصویر اور خبر شائع کی کہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی (بیت) یہاں تعمیر ہوئی ہے اور اس کا افتتاح کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے سربراہ آئے ہیں اور ایک قومی لینڈ مارک ہے۔اس طرح کی خبر اور اس کے ساتھ ساتھ یہ خبر بھی اُس میں دی گئی کہ (بیت) خاص طور پر اس طرح ڈیزائن کی گئی ہے کہ امن کی علامت لگے۔تو اس لحاظ سے (بیت) کے مختصر تعارف کے ساتھ جو میں نے بیان کیا ہے (دین حق) کے تعارف کی بھی کافی لمبی تفصیل پیش ہوئی۔پھر sys-con media ہے۔اس کا انٹرنیٹ ٹیکنالوجی اور میگزین پبلشنگ میں بھی ایک اہم نام ہے۔اس میں ٹیکنالوجی کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔اس نے بھی (بیت) کے حوالے سے، پھر احمدیت کی اور (دین حق) کی تعلیم کے حوالے سے، reception کے حوالے سے اور افتتاح کے حوالے سے اُس میں کافی لمبی خبر دی ہے۔بلکہ اس نے وہاں نارویجین وزیر دفاع کا یہ حوالہ بھی کوٹ (Quote) کیا کہ وہ کہتی ہیں کہ نئے ناروے کی تعمیر میں ایک کلیدی کردار مذہب کا بھی ہے۔اس لئے ہمیں ہر ایک کے لئے اپنے دل کھولنے ہوں گے اور ہر ایک کو ساتھ ملانا ہوگا۔جیسا کہ ہم آج یہاں یعنی ہماری (بیت) کی reception میں دیکھ رہے ہیں۔یہ لکھنے والا اخبار میں لکھتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ قطع نظر اس کے کہ یہ میری عبادت گاہ نہیں ہے مَیں یہاں حقیقی خوشی محسوس کر رہی ہوں۔

پھر مَیں نے وہاں جو نارویجین واقعہ ہوا تھا اُس پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔اُس کی بھی تفصیل اُس نے میرے حوالے سے لکھی۔

ناروے سے پھر ہیمبرگ میں واپسی ہوئی۔وہاں بھی دو پارلیمنٹیرین تھے وہ ملنے کے لئے آئے۔ان کی پارلیمنٹ میں اچھی پوزیشن ہے۔ہیومن رائٹس کے حوالے سے وہ کام کر رہے ہیں۔اُن سے تفصیلی بات ہوئی تو اُن کو میں نے بتایا کہ ہیومن رائٹس کیا چیز ہیں اور کچھ سوال بھی اُن سے مَیں نے پوچھے۔کچھ دیر بعد مجھے کہنے لگے کہ جیسا سوال تم پوچھ رہے ہو اس کی تو مَیں تیاری کر کے نہیں آیا۔اس کے بعد مَیں نے بتایا کہ کس طرح اصل امن دنیا میں قائم کر سکتے ہیں۔قرآنی تعلیم کیا ہے اور آپ لوگ یعنی بعض مغربی ممالک کیا کر رہے ہیں۔اس کے بعد باہر جا کے ہمارے جو دو احمدی دوست لے کے آئے تھے، اُن سے کہتے ہیں کہ اس نے تو مجھے سوچنے کے بعض نئے زاویے دیئے ہیں۔ہماری تو ایک سوچ ہوتی ہے۔اب ان زاویوں پر مَیں سوچوں گا تاکہ ہمیں پتہ لگے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں اور ان سے باہر آنا چاہئے جو ہم کر رہے ہیں۔ان کو بھی میں نے کھل کر کہا تھا کہ ایک طرف وہی طاقتیں ہیں جو امن کا نعرہ لگاتی ہیں اور دوسری طرف وہی طاقتیں ہیں جو لڑنے والوں کو اسلحہ بھی دے رہی ہوتی ہیں۔اس طرح تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔پھر امن کے نام پر تم لوگ ظلم کرتے چلے جاتے ہو۔لیبیا وغیرہ کی مثالیں سامنے ہیں۔بہرحال کچھ نہ کچھ اُن کو سمجھ آ گئی تھی اور مَیں نے کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب امن قائم کر جاؤ تو پھر واپس لوٹ آؤ۔پھر بدلے اور ذاتی اَنائیں اور

ذاتی مفادات کی طرف توجہ نہ دو۔ تو یہ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر تم عمل کرو گے تو دنیا کا امن قائم ہوسکتا ہے۔ نہیں تو نہیں۔ بہر حال ان کو کچھ نہ کچھ سمجھ آئی۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچوں گا بھی اور اپنے حلقے میں بھی یہ باتیں پہنچاؤں گا۔

یہاں سے ایک دن ہم ڈنمارک کا ایک شہر ہے ناکسکو، وہاں بھی گئے تھے۔ وہاں ہمارے البانین اور بوسنین لوگوں کی جماعت ہے۔ تقریباً سو کے قریب افراد ہیں۔ یہاں کوئی پاکستانی نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو ان کی خواہش بھی تھی کہ میں وہاں آؤں۔ بڑا اخلاص رکھنے والی جماعت ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہوا۔ اُن کے بعض تربیتی مسائل تھے اُن کا پتہ چلا۔ بعض گھرانے تو اخلاص و وفا میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ کبھی پہلے ملے نہیں، دیکھا نہیں۔ بچوں سے لے کر بڑوں تک سب سے ملاقاتیں بھی ہوئیں تو وہاں جانے کا بہت فائدہ ہوا۔ ایک رات وہاں گزاری بھی۔ ایک سینٹر ہے جو جماعت نے کچھ عرصہ ہوا وہاں لیا ہے جہاں اب باجماعت نماز اور جمعہ وغیرہ ہوتا ہے۔ اس کو فی الحال تو (بیت) کی شکل دی ہے لیکن وہاں کے میئر کا نمائندہ جو ڈپٹی میئر تھے اور کچھ اور پڑھے لکھے لوگ ملاقات کے لئے آئے تھے تو وہاں میں نے کہا کہ اگر ہمیں باقاعدہ (بیت) کے لئے جگہ مل جائے تو ہم (بیت) بنائیں گے۔ اس پر انہوں نے وعدہ تو کیا ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ جگہ نہ ملے۔ ہم (-) (بیت) بنائیں گے کیونکہ ہمیں اب پتہ لگ گیا ہے کہ جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ یہی شہر جس میں چند مہینے پہلے جو سینٹر بنایا گیا یا (بیت) کی شکل دی گئی ہے تو اس میں آ کے وہاں کے مقامی لوگوں نے جو (دین حق) کے خلاف ہیں کچھ پینٹ وغیرہ کئے، کچھ گند وغیرہ پھینکا لیکن بہر حال مقامی انتظامیہ اور پولیس نے کافی ساتھ دیا۔ دشمنی تو وہاں ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا جو پیغام ہے، (دین حق) کا جو پیغام ہے وہ پہنچ رہا ہے اور پڑھے لکھے طبقہ کو احساس پیدا ہو رہا ہے کہ احمدیت (دین حق) کی وہ تصویر پیش کرتی ہے جو حقیقی (دین حق) ہے اور پُرامن (دین حق) ہے اور اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے اور دوروں کے دوران جب اخبارات بھی خبریں شائع کرتے ہیں تو مزید لوگوں تک وہ پیغام پہنچتا ہے۔

پھر اسی طرح واپسی پر برسلز (Brussels) بیلجیئم میں پہلی (بیت) جس کا نام بیت المجیب رکھا گیا ہے اُس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی اور (-) یہ (بیت) بھی امید ہے کہ اب ایک سال میں بلکہ اس سے پہلے ہی مکمل ہو جائے گی۔ اچھی خوبصورت (بیت) بن رہی ہے اور یہ بیلجیئم کی پہلی (بیت) ہو گی۔ وہاں بھی مختلف ممبر آف پارلیمنٹ اور کچھ میئرز آئے ہوئے تھے۔ جس علاقے میں ہمارا پہلا مشن ہاؤس ہے، ڈلبیکس (Dilbeeks) اس کا نام ہے وہاں کے میئر بھی آئے ہوئے تھے۔ اور کچھ دوسری پارٹیز کے نمائندے بھی تھے۔ تو اُن سب نے اچھے خیالات کا اظہار کیا اور سب نے (بیت) کے پروگرام کو، جماعت کی تعلیم کو خوب سراہا، بلکہ میئر نے اپنے تاثرات میں بعد میں ایک تو یہ کہا کہ مجھے اپنی تصاویر دو، اس سارے پروگرام کی سی ڈیز دو، ڈی وی ڈیز دو کہ وہ جماعت احمدیہ کے امن کے اس خوبصورت پیغام اور اس (بیت) کو اپنے علاقے کی کونسل اور عوام کو دکھانا چاہتے ہیں اور ان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں بھی ایسی خوبصورت (بیت) اور ماحول کا آغاز جلد ہونا چاہئے۔ دوسرے انہوں نے یہ بھی کہا کہ اُن سے جو میرا خطاب تھا، وہ اس تقریب کی کارروائی اپنی کونسل کی آفیشل ویب سائٹ پر چلانا چاہتے ہیں۔

پھر وہاں فواد حمید صاحب جو مراکو کے ہیں اور (-) ہیں لیکن برسلز پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ دنیا بھر کے (-) کا خلافت کے بغیر کوئی مستقبل نہیں ہے۔ انہوں نے میرے بارے میں یہ بھی کہا کہ وہ میرے خیالات اور جماعت احمدیہ کا امن اور سلامتی کا پیغام اپنے پیشہ ورانہ دوستوں کو بلا امتیاز چاہے وہ (-) ہوں یا دوسرے مذہب والے ہوں، سب کو اور اسی طرح اپنے حلقہ احباب میں شامل دوسرے احباب کو ضرور پہنچائیں گے۔ بلکہ انہوں نے ہمارے (مربی) کو کہا کہ اس ہفتے مجھے آ کے ملیں۔ یہ پہلے بھی مجھے ایک دفعہ مل چکے ہیں۔ بڑے اچھے شریف النفس انسان ہیں اور جماعت سے اچھا تعلق ہے اور بڑے جرأت والے اور آؤٹ سپوکن (Out Spoken) ہیں۔ کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے جانے سے تو اخباروں کی توجہ پیدا ہوتی ہے، ان سیاستدانوں یا لیڈروں کی توجہ پیدا ہوتی ہے، پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے تو بہت فوائد ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ ہماری کوششیں ہیں، اصل پھل تو اللہ تعالیٰ نے لگانے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ پھل لگتے چلے جائیں۔ بلکہ ایک اور علاقے کے میئر بھی وہاں آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اس تقریب میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ آج ایک منسٹر برائے ایجوکیشن یوتھ پاسکل سمتھ (Pascal Smith) نے ان کے شہر ایک آفیشل دورے پر آنا تھا اور بطور میئر میری وہاں موجودگی ضروری تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرا اس تاریخی موقع پر جبکہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں شامل ہونا ہی میرے لئے سب سے اہم اور ضروری کام تھا۔ لہٰذا میں آج آپ کے درمیان موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے۔

پھر ایک علاقے کے ڈپٹی میئر اور کونسلر ہیں، انہوں نے کہا کہ چونکہ اس (بیت) کی منظوری کے لئے میں نے جماعت احمدیہ بیلجیئم کو اپنا تعاون اور مدد فراہم کی تھی۔ لہٰذا اب میں اس موقع پر (میرا کہا کہ) خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے بعد بھی بہت خوش ہوں اور یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ میرا جماعت کی مدد اور تعاون کا فیصلہ بالکل درست تھا اور مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ (-) صرف ایک (-) ہی نہیں بلکہ یہ (-) بیلجیئم اور اس علاقے کے عوام کے لئے امن اور محبت کا ایک نشان اور علامت بھی ہے۔

پس ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی۔ بیلجیئم میں ایک طبقہ جو (دین حق) کے خلاف ہے انہوں نے کچھ دن پہلے علاقے میں شدید اشتہار بازی کی تھی کہ اس (بیت) کو نہیں بننے دینا چاہئے اور پھر جلوس کی تاریخ مقرر کی، دو دن پہلے جلوس نکالا تھا۔ ہفتے کو بنیاد رکھی گئی۔ جمعرات کو جلوس تھا۔ لیکن پھر جلوس میں اس دن تو کوئی چند لوگوں کی معمولی تعداد شامل ہوئی اور کسی نے توجہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ماحول کو پھیرا ہے کہ وہاں کی انتظامیہ کو جو فکر تھی، بالکل غائب ہو گئی۔ بہر حال یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آجکل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے، نہ کمال محبتِ الٰہی کا اُن کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ اُن کے درمیان باہمی کمالِ اُلفت پیدا کر سکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ (-) (الانفال:63-64) وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور ان کے دلوں میں ایسی اُلفت ڈالی کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا، لیکن خدا تعالیٰ نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے! جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے۔ جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ ان کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 332-333 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اس نے ترقی کرنی ہے اور کرتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی جو بھی معمولی سی، حقیر سی کوششیں ہیں وہ کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم اس ثواب میں حصے دار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکتیں ڈالے اور ہمیں ان ترقیات کے نظارے بھی دکھائے۔

نماز کے بعد میں آج ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام قادر صاحب آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کا ہے۔ 4/اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ (-)۔ بطور صدر لجنہ کھیوہ باجوہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ تہجد گزار خاتون تھیں، صوم صلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی۔ بچوں کو نمازوں کا پابند اور قرآن کریم کی تلاوت کا عادی بنایا اور ہمیشہ کوشش رہتی تھی۔ موصیہ تھیں۔ ان کے ایک بیٹے محمد اقبال صاحب ہیں جو ڈنمارک میں ہمارے (مربی) ہیں۔ یہ جنازے میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ ان کی نمازِ جنازہ غائب انشاء اللہ نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ مری روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27 نومبر 2011ء کو حلقہ مری روڈ راولپنڈی کے 6 بچوں قاصد احمد، آداب احمد سنوری، راحیل احمد، خاقان احمد، نور العین اور باسمہ افتخار کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ بچوں سے قرآن کریم سنا گیا اور دعا کروائی گئی۔

اسی طرح مورخہ 11 دسمبر 2011ء کو حلقہ ٹیپو روڈ راولپنڈی کے دس بچوں عبد المعظم، حمزہ تاثیر، غزالہ منصور، طاہرہ منصور، نوشیروان، باسم احمد گوندل، عبد المقتدر، شرجیل احمد باسط، نائلہ کنول اور دانیہ انس کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔

بچوں سے خاکسار نے اور بچیوں سے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے قرآن پاک سنا۔ اور دعا کروائی گئی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو تلاوت قرآن باقاعدگی سے کرنے اور اس کی تعلیمات کو پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبد الحمید طاہر صاحب محلّہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

حب سعال

کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔ (چوسنے کی گولیاں)

قند شفاء

نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)

فون 0476211538 فیکس 0476212382

نکاح

مکرم عبد القدیر قمر صاحب مربی سلسلہ دار الفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ھبۃ النصیر صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب گلشن راوی لاہور سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے 10 دسمبر 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرمہ ھبۃ النصیر صاحبہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب سابق صدر جماعت موضع جھول رحیم یار خاں کی نسل سے جبکہ مکرم طاہر احمد صاحب مکرم ملک منور احمد صاحب آف گلشن راوی لاہور کے پوتے ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر عبد الجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ غفوراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم 295 گ۔ب بیریاں والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقضائے الٰہی 12 دسمبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 14 دسمبر کو بیریاں والا میں مکرم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے پڑھائی اور وہیں پر تدفین ہوئی۔ مرحومہ مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی خالہ زاد ہمشیرہ اور مکرم حمید احمد صاحب درویش قادیان کی خوشدامن تھیں۔ پسماندگان میں آپ نے چار بیٹے مکرم سعید اختر صاحب ایجوکیشن آفیسر لاہور مکرم محمد افضل صاحب صدر حلقہ 295 گ ب بیریانوالہ، مکرم محمد اعجاز صاحب، مکرم ارشاد احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ حفیظہ بی بی صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحومین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ خلاصہ خطبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ 1)

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن پر غور اور تدبر کرنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے قرآن کریم کے ترجمہ کو ضرور سیکھنا چاہئے۔ تاکہ اس کے احکامات سے آگاہی ہو اور اس پر عمل کیا جا سکے۔ اس کے اوامر کو مانا جائے اور جن باتوں کے کرنے سے قرآن کریم نے روکا ہے ان سے رکا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ کے سیکھنے کی طرف توجہ ہوگی۔ لیکن اصل متن کی طرف توجہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اصل متن یعنی عربی عبارت قرآن کا اعجاز ہے۔ جو صرف تراجم پڑھتا ہے وہ قرآن کے اس اعجاز سے منہ موڑتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے کیلئے اس کی تعلیم کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے بچوں کے ساتھ قرآن کریم کی باتیں کریں۔ اسی طرح بچوں کے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا ہوگی اور وہ شوق سے اس کی تلاوت کریں گے اور اس کی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ قرآن شریف قانون آسمانی ہے اور نجات کا ذریعہ ہے اور جس طرح زمینی قانون بھی اسی وقت فائدہ مند ہوتا ہے کہ جب اس کو نافذ کیا جائے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اسی صورت میں نجات دہندہ ہوگا جب اس کی تعلیم پر تدبر و غور کر کے اس پر عمل کیا جائے گا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے دوران بعض معترضین کے قرآن کریم پر کئے گئے اعتراضات کے بھی جوابات عطا فرمائے نیز حضور انور نے قران کریم کے اعلیٰ مقام، اس کی تلاوت کی اہمیت و فرضیت اور برکات کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات بھی بیان فرمائے اور ان تحریرات و ملفوظات کی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اور ہماری نسلیں قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ اور اس سے ہر دم فیض پانے والے ہوں۔ آمین

دار الصناعۃ میں داخلہ

دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن 3۔ پلمبنگ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دار العلوم وسطی ربوہ / فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2012ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دار الصناعۃ ربوہ)

بازیافتہ جرسی

مکرم شہزاد احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایک عدد جرسی اور چند اشیاء ملی ہیں۔ جن صاحب کی ہوں وہ خاکسار سے رابطہ کر لیں۔

فون نمبر 0333-6711798

☆......☆......☆......☆

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

1954 NASIR ناصر 2011

دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399, 0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399, 0333-9797798

بقیہ صفحہ 1 مکرم سید عبدالحئی صاحب کی وفات

خدمت انجام دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لیکچرز پر مشتمل کتاب ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل کی تیاری میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ آپ کی انہی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 1997ء میں فرمایا۔ سید عبدالحی صاحب میں میں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی بات معین سمجھا دی جائے خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں، ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہٖ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہری فراست حاصل ہے۔ بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 14 فروری 1998ء)

آپ صائب الرائے، سادہ مزاج، شریف النفس، معاملہ فہم، حلیم الطبع، مدبر، کم گو اور ہمیشہ نپی تلی بات کرنے والے، ٹھوس علمی پس منظر کی وجہ سے ہر معاملہ کی خوب گہرائی سے تحقیق کرتے اور اپنی پختہ رائے سے نوازتے۔ خلفاء سلسلہ کی طرف سے موصول ہونے والے علمی موضوعات کی تحقیق اور حوالہ جات کی تخریج و تکمیل اول وقت میں انجام دیتے تھے۔ نظارت اشاعت کے جملہ علمی کاموں کی نگرانی، کتب کی تیاری، طباعت اور اشاعت تک کے مراحل میں راہنمائی اور وقیع مشورے آپ کے کاموں کا ایک اہم حصہ تھے۔ پرنٹنگ کے کاغذ کو چیک کرنے کی مہارت سے لے کر پریس مشینری کی ایک ایک چیز، ان کی اقسام اور ٹیکنیکل معلومات آپ کو ازبر ہوتی تھیں۔ اسی طرح کتاب کی اشاعت ہو یا اخبار کی طباعت ہر معاملے میں معین راہنمائی فرماتے تھے۔

آپ کی شادی محترمہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب آف سری نگر کشمیر کے ساتھ 1960ء میں ہوئی جو برہمن خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور خود احمدی ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں سے نوازا جن کے نام درج ذیل ہیں۔ مکرم احمد یحییٰ صاحب دبئی چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ، مکرم احمد رضوان صاحب سویڈن، مکرم احمد نعمان صاحب کینیڈا اور مکرم احمد عمران صاحب لاہور آپ نے چھ سات سال کی ایک بچی کی تربیت اور گھر پر رکھ کر پرورش کی تعلیم دلائی اور اپنے خرچ پر شادی کر کے رخصت کیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات 25 مارچ 2011ء کو ہوئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس مفید وجود کی کمی کو اپنی جناب سے پورا فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ الفضل ان کی وفات پر ان کے چاروں بیٹوں کے دکھ اور غم میں شریک ہے اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

گمشدہ موبائل

مکرم حافظ مظہر احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ایک سلور رنگ کا موبائل (ٹچ سکرین) LG900 نزد پھاٹک سبزی منڈی گر گیا ہے جس دوست کو ملے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

033367057605,6211520

ربوہ میں طلوع و غروب 20۔دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان نمبر 6/28 واقع دارالعلوم شرقی برکت ربوہ برقبہ 5 مرلے برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0300-7278117,0336-7068616

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیر ز — اب او رھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج جیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل — گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز — طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
042-36625923
0332-4595317
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
0334-6372030
047-6214226
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

چھوٹا قد
ایک ایسی دوا جس کے ایک سال تک استعمال سے قد پانچ انچ تک بڑھ جاتا ہے
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

ربوہ میں پہلی بار — شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور — متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384

FR-10

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study In
Canada, Australia, New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
Education Concern®
67-C, Faisal Town Lahore
042-35177124/03028411770
پاکستان کے ہر شہر کے students رابطہ کر سکتے ہیں۔
EC Education Concern®
Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458